HINDU FESTIVALS

اہل ہنود کے تیوہار

من تصنیف

پادری - بی - بی - رائے

مدرس علم الٰہی سہارنپور +

جسکو

کرسچن لٹریچر سوسائٹی فار انڈیا نے

شایع کیا

مطبوعہ مشن پریس الہ آباد

سنہ ۱۹۱۷ء

دفعہ دوم   جلد ۲۰۰۰   قیمت ۶ پائی

C. L. S. (PUNJAB BRANCH) LODIANA. Price 6 p

Imported and distributed by

I.S.P.C.K. Post Box 1585, DELHI-6

مصنف کی ذیل کی کتابیں لودھیانہ بک اسٹور سے مل سکتی ہیں

۱۔ رشیوں کا آبائی وطن	۲ ر
۲۔ ویدک شائستگی بحروف اُردو	۸ ر
۳۔ ویدک تصنیفات	۱۰ ر
۴۔ ویدوں کی اصل	۱۰ ر
۵۔ ذات وچار	۲ ر
۶۔ وشنو کے دس اوتار	۲ ر
۷۔ تیرتھ	۶ پائی
۸۔ اہلِ ہنود کے تیوہار	۶ پائی
۹۔ سمپردائے	۶ ر مجلد ۱۰ ر
۱۰۔ معجزہ	۳ پائی
۱۱۔ مسیحی مذہب کی صداقت جو مسیح کی زندگی سے ظاہر ہوتی ہے ...	۳ پائی
۱۲۔ شادی	۱ ر

تیوہار

تتھی اور پکش

اہل ہنود چاند کے حساب سے اپنے تیوہار مقرر کرتے ہیں۔ چاند کے ایک ایک دن کو ایک ایک تتھی کہتے ہیں۔ اور یوں تتھیوں کا شمار پندرہ ۔ لتے ہیں۔ مثلاً چاند کے پہلے دن کو پرتی پد (۲) دوسرے دن کو دوتیا (۳) تیسرے دن کو ترتیا (۴) چوتھے دن کو چترتھی (۵) پانچویں کو پنچمی (۶) چھٹے کو ششٹمی (۷) ساتویں کو سپتمی (۸) آٹھویں کو اشٹمی (۹) نویں کو نومی (۱۰) دسویں کو دشمی (۱۱) گیارھویں کو ایکادشی (۱۲) بارھویں کو دوادشی (۱۳) تیرھویں کو تریودشی (۱۴) چودھویں کو چتروشی اور (۱۵) پندرھویں کو اگر تاریکی ہو تو اماوسیا اور اگر چاندنی ہو تو پورنما یا پورناسی کہتے ہیں۔ یوں ہندی مہینہ کا ایک پکش (یعنے پہلو) ہوتا ہے چاند کے اندھیرے پہلو کو کرشن پکش اور چاندنی پہلو کو شکل پکش کہتے ہیں۔ اہل ہنود کا خاص خاص تیوہار خاص خاص تتھی میں آتا ہے۔ عنقریب ہر تیوہار میں جب تک رسوم ادا نہیں کی جاتیں۔ تب تک روزہ رکھتے ہیں اور بعد ازاں بہت کھاتے پیتے ہیں +

ایکادشی

اِن تیوہاروں کے علاوہ مہینے میں دو دفعہ اوپباس یعنے روزہ رکھنے کا قانون ہے۔ یعنے ہر ایکادشی کا دن روزہ کے لئے مقرر ہے۔ اکثر مرد اور بیاہی ہوئی عورت ایکادشی کے دن روزہ رکھنے کے لئے مجبور نہیں ہیں۔ اگر وہ چاہیں

تو روزہ رکھ سکتے ہیں۔ پر بیواؤں کے لئے ایکادشی کا اوپواس تو ایک مجبوری امر ہے۔ اُس دن اُن کے لئے پانی تک پینا بھی پاپ ہے۔ اگر بیمار ہو تو دوا تک بھی نہیں پی سکتیں چاہے مر بھی جائیں۔ بیواؤں کے لئے ایسا سخت قانون کسی اور ملک یا مذہب میں نظر نہیں آتا ہے۔ کتنی بیوا لڑکیاں جن کی عمر شاید دس سال سے بھی کم ہے ایکادشی کے دن مارے بھوکھ اور پیاس کے تڑپتی رہتی ہیں۔ خصوصاً گرمی کے موسم میں جب دن بڑا ہوتا ہے۔ اور تمام دن سخت لو چلتی ہے جس وقت بابو لوگ اپنے آرام اور آسایش کے لئے پنکھے کی ہوا برف کا پانی سوڈا واٹر۔ لیمونیڈ وغیرہ نوش فرما رہے ہیں۔ اُس وقت اگر اُن کے زنان خانے کا پردہ اُٹھا کر کوئی نظر کرے تو دیکھیں گے کہ انہی کی نوجوان بیوا بہن یا بیٹی ایک بوند پانی کے لئے ترس رہی ہے۔ پر اُن کا یہہ ترسنا تو اُن کے لئے دھرم ہے۔ جو ہرگز ٹل نہیں سکتا۔

خیر اب ہم ذیل میں اہل ہنود کے چند مشہور تیوہاروں کا بیان کرینگے۔ اس امر میں ہمارا تجربہ زیادہ تر بنگال احاطہ میں محدود ہے +

اوترائن یا مکر سنکرانتی

ماگھ مہینے کی پہلی تاریخ اس تیوہار کو مانتے ہیں۔ ہندو جوتشیوں کے مطابق اس دن سے سورج کا شمالی دَوْر شروع ہوتا ہے۔ اِس موقع پر بڑی خوشی منائی جاتی ہے۔ پوہ مہینے کے آخری دن بنگال میں باستو یعنے زمین کی پوجا کی جاتی ہے۔ اور اُس دن سے لیکر کئی دن تک تِلوا اور ایک قسم کا پکوان جسے پشٹک یا میٹھا کہتے ہیں۔ کھاتے رہتے ہیں۔ تِلوا کے لحاظ سے اس تیوہار کو تِلوا سنکرانتی بھی کہتے ہیں۔ دکھن میں اس تیوہار کو

پونگل کہتے ہیں۔ اور اس موقع پر لوگ گائے بیل وغیرہ مویشی کو پھولوں کے ہار پہنا کر اُن کی بھی پرستش کرتے ہیں۔ ماگھ کا مہینہ ہندوؤں کی نظر میں ایک پاک مہینہ ہے۔ اور اس مہینے میں آشنان دان وغیرہ بڑا پُون سمجھا جاتا ہے۔ اور اس کے موقع پر پریاگ یعنے الہ آباد میں ایک بڑا میلا ہوتا ہے۔ جسے ماگھ میلا کہتے ہیں۔ اس موقع پر گنگا ساگر میں بھی ایک میلا ہوتا ہے۔ جہاں پہلے زمانے میں عورتیں اپنے بچوں کو سمندر میں ڈالدیتی تھیں +

مانساشٹک

مانس معنے گوشت اور اشٹک معنے آٹھواں۔ ماگھ کے مہینے میں کرشن پکش کی اشٹمی تتھی کو باپ دادوں کے سرادھ میں گوشت چڑھانیکا حکم ہے۔ اس لئے اس تیوہار کو مانساشٹک کہتے ہیں۔ اس قسم کے تین اور اشٹک ہیں۔ جن میں باپ دادوں کو گوشت چڑھانا فرض ہے۔ چونکہ شمالی مغربی ہندوستان کے ہنود خصوصاً برہمن لوگ اب گوشت سے پرہیز کرتے ہیں سو اس تیوہار کا ماننا عنقریب موقوف ہوگیا +

رٹنتی چترودشی

ماگھ کے مہینے میں کرشن پکش کی چترودشی کے دن یہ تیوہار مانا جاتا ہے۔ صبح کو سورج نکلنے سے پیشتر گنگا یا کسی اور پاک دریا میں اشنان کرنا۔ جم راجہ یعنے موت کے دیوتا کو بھوگ چڑھانا۔ باپ دادوں کا سرادھ کرنا اور برہمنوں کو جمانا۔ اس تیوہار کے خاص فرائض ہیں۔ بنگال میں اس موقعہ پر جم کے عوض میں کالی مائی کی پرستش کرتے ہیں۔ خصوصاً اُس کی منڈمالینی یا شیاما کی صورت میں آجکل رٹنتی چترودشی بہت مشہور تیوہار نہیں گردانا جاتا ہے +

برواچترتھی

ماگھ کے مہینے میں شکلہ پکش کی چترتھی تتھی اس تیوہار کے لئے مقرر ہے۔ لفظ بر کے دو معنے ہیں۔(۱) برکت (۲) دولہا یا شوہر۔ سو بروا کے معنے برکت دینے والی یا شوہر دینے والی دیوی ہے۔ آخری خیال کے مطابق کنواری لڑکیوں کے لئے اس موقعہ پر اُوما یا گوری دیوی کو بروا نام سے پوجتے ہیں۔ کہتے ہیں کہ اس دیوی کو پوجنے سے نہ صرف شوہر ہی حاصل ہوتا ہی بلکہ دیوی کی برکت سے بہت سی اولاد بھی پیدا ہوتی ہیں آج کل اس تیوہار کو بھی تھوڑے لوگ مانتے ہیں +

سری پنچمی

ماگھ کے مہینے میں شکلہ پکش کی پنچمی تتھی کو سری پنچمی کہتے ہیں۔ لفظ سری سے عموماً وشنو کی شکتی لکشمی مراد ہی۔ لیکن سری سے برہما اور شِو کی شکتیاں بھی مراد ہوسکتی ہیں۔ تتھی تت کے مطابق اس تاریخ کو لکشمی کی پرستش کرنیکا حکم ہی۔ پر ساتھ ہی ساتھ سرسوتی کی بھی علیحدہ پوجا کرنیکا نیم ہی۔ زمانہ حال میں اس تتھی میں محض سرسوتی ہی کی پرستش ہوتی ہی۔ دیوتاؤں کی عام تواریخ کے مطابق سرسوتی برہما کی جورو ہی۔ جو زبان اور علم کی دیوی ہی۔ پر بنگال کے ویشنوؤں میں ایک قصہ رائج ہی کہ پہلے وشنو کی تین بیویاں تھیں۔ لکشمی۔ سرسوتی۔ اور گنگا۔ لیکن بہ سبب اِن تینوں عورتوں میں جھگڑا فساد ہونے کے وشنو نے برہما کو سرسوتی اور شِو کو گنگا دیدی۔ پس تب سے سرسوتی برہما کی جورو بنی۔ اہل ہنود کے خیال میں سرسوتی سفید رنگ کی اور نہایت حسین ہی۔ اُس کے ہاتھ میں ایک بین ہی۔ جیسے کنول کے پھول پر بیٹھی ہوئی بجا رہی ہے۔ سری پنچمی اور

جگھوں کی نسبت بنگال میں ایک خاص تیوہار ہے۔ اور اُس دن وہاں کے ہندوؤں کے گھر گھر سرسوتی کی پوجا ہوتی ہے۔ بعض اس کی مورت بناتے ہیں پر زیادہ تر گھرانے میں وہ بغیر مورت ہی کے پوجی جاتی ہے۔ اس موقعہ پر دوات قلم۔ کتاب وغیرہ لکھنے پڑھنے کی تمام سامان سرسوتی کی مورتی یا آسن کے سامنے اکٹھے کئے جاتے ہیں۔ اور سرسوتی کے ساتھ اُن کی بھی عبادت ہوتی ہے۔ جب تک پوجا ختم نہیں ہوتی ہے۔ تب تک لوگ روزہ رکھتے ہیں۔ اور بعد ازاں کھانے پینے اور مختلف کھیل تماشوں میں مشغول ہوتے ہیں۔ سری پنچمی کے دن لکھنے پڑھنے کی سخت ممانعت ہے۔ سری پنچمی کو بسنت پنچمی بھی کہتے ہیں۔ اور اس تتھی سے لیکر بسنت یعنے موسم بہار کے تیوہار شروع ہوتے ہیں +

شیتلا ششٹھی

ماگھ کے مہینے میں شکلہ پکش کی ششٹھی تتھی اس تیوہار کے لئے مقرر ہے۔ شیتلا چیچک کی دیوی ہے۔ اسکو شمال مغربی ہندوستان میں اکثر ماتا کہتے ہیں۔ شیتلا یا ماتا کی پرستش سے اُن کے خیال کے مطابق چیچک کا خوف نہیں رہتا ہے۔ لیکن سرکاری انتظام سے لوگ جس قدر ٹیکا لگانے کے فوائد محسوس کرتے جاتے ہیں۔ اُسی قدر اس زمانہ میں شیتلا کی پرستش بھی موقوف ہوتی جاتی ہے۔ اس دیوی کو ششٹھی بھی کہتے ہیں + کہتے ہیں کہ ششٹھی پرکرتی کا چھٹا حصہ ہے۔ اس لئے وہ ششٹھی کہلاتی ہے۔ لیکن ہمارے خیال میں ششٹھی تتھی میں اس دیوی کی پرستش ہونے کے باعث اس کا یہہ نام پڑ گیا ہوگا۔ کہتے ہیں کہ ششٹھی برہما کی بیٹی اور کارتک کی جورو ہے۔ وہ سرخ لباس پہنے ہوئے مور پر سوار ہے۔ کہتے ہیں کہ ششٹھی کے بر سے راجہ پریا برت کا مُردہ بیٹا سُوبرت جی اُٹھا تھا۔ اس لئے اس

کی تسکریہ میں راجہ نے شِشٹھی کی پوجا مروج کی۔ مذکورہ بالا موقع کے علاوہ سال بھر میں اور بھی کئی دفعہ شِشٹھی کی پوجا ہوتی ہے +

بھاسکر سپتمی

ماگھ کے مہینے میں شکلہ پکش کی سپتمی تتھی میں یہہ تیوہار آتا ہے۔ بھاسکر کے معنے سورج۔ سو یہہ تیوہار سورج دیو کے لئے مخصوص ہے۔ اس کو ماکری سپتمی۔ اچلا سپتمی۔ او جینتی سپتمی۔ بھی کہتے ہیں لیکن اس تتھی کو بہت تھوڑے لوگ جانتے اور مانتے ہیں +

بھیشم اشٹمی

ماگھ کے مہینے میں شکلہ پکش کی اشٹمی تتھی میں یہہ تیوہار مانا جاتا ہے۔ چندر بنس میں شانتنو نامے ایک راجہ تھا جس نے گنگا سے شادی کی تھی۔ گنگا سے شانتنو کے آٹھ بیٹے پیدا ہوئے۔ جن میں سے گنگا نے سات بیٹوں کو گنگا میں ڈبا دیا۔ لیکن راجہ پر ترس کھا کر آخری بیٹے کو راجہ کو دیدیا۔ اس بیٹے کا نام بھیشم ہے۔ جو مہابھارت میں سب سے زیادہ مشہور بہادر قرار دیا گیا۔ بھیشم شانتنو راجہ کے تخت کا وارث تھا۔ پر ایک روز ایسا ہوا کہ راجہ ایک مچھوے کی لڑکی کو نہایت حسین دیکھکر اُس پر عاشق ہو گیا۔ لیکن اُس مچھوے کی لڑکی نے کہا کہ اگر تو میرے بیٹے کو تخت نشین کریگا۔ تو میں تیری جورو ہونگی۔ ورنہ نہیں۔ راجہ اس بات سے غمگین ہوا۔ کیونکہ اُسکے تخت کا وارث بھیشم تو موجود تھا۔ بھیشم کو جب یہہ بات معلوم ہو گئی تو اپنے باپ کو خوش کرنے کے لئے اُس نے تخت کا حق چھوڑ دیا۔ اور برھمچاری کی زندگی (یعنے پرہیزگاری) کو اختیار کیا۔ راجہ نے مچھوے کی لڑکی کو اپنی رانی بنا لیا اور اوسی کی اولاد تخت کی وارث ہوئی۔ بسبب برھمچاری بننے کے نہ بھیشم نے شادی کی اور

نہ اُس سے کوئی اولاد بر پا ہوئی۔ سو کروکشیتر کی لڑائی میں جب بھیشم مارا گیا تو
اس کی کوئی اولاد نہ ہونے سے اُس کے لئے مقرری سرادھ کرنے والا کوئی
باقی نہ رہا۔ لہذا اس بہادر کی روح کو پنڈا اور جل چڑھانے کے لئے پنڈتوں نے
مذکورہ بالا اشٹمی تتھی کو مقرر کیا۔ تاکہ اُس دن سب لوگ بھیشم کا سرادھ کریں۔
لیکن جس حال زمانہ حال میں تعلیم یافتہ ہنود اپنے ہی باپ دادے کو پنڈ جل نہیں
دیتے ہیں۔ تو وہ کب دوسرے کو پنڈ جل دینگے؟ لہذا یہ تیوہار اب عنقریب
معدوم ہونے پر ہے +

بھیم ایکادشی

ماگھ کے مہینے میں شکلہ پکش کی ایکادشی اس نام سے مشہور ہے۔
کہتے ہیں کہ کرشن کے اوپدیش سے وشنو کے لئے بھیم نے
ایکادشی کا برت رکھا تھا۔ سو اُسی بات کی یادگاری میں اب بھی یہہ برت رکھا جاتا ہے +

شٹ تل دان

ماگھ کے مہینے میں شکلہ پکش کی دوادشی کے دن اس تیوہار
کو مانتے ہیں۔ اس میں چھ قسم کی رسوم مانی جاتی ہیں جس کے
ہر ایک میں تل دینے کا دستور ہے۔ بھم پران میں لکھا ہے کہ جم راجہ نے بڑی مدت کی
کٹھن تپسیا کے بعد اس دن تل کو پیدا کیا تھا۔ سو اس تتھی کو ماننے سے پرائن ہوتا ہے +

جگادیہ

ماگھ کے مہینے میں پورنماسی کے [illegible] یہہ تیوہار مانا جاتا ہے۔
کہتے ہیں کہ اسی دن سے کل جگ شروع
ہوا تھا +

شٹاکاشٹمی

پھاگن کے مہینے میں کرشن پکش کی اشٹمی اس تیوہار کے
لئے مقرر ہے۔ اس دن باپ دادوں کا سرادھ کرتے ہیں۔

جس میں شاک یعنے سبزی چڑھانے کا دستور ہے +

بجئے ایکادشی پھاگن کے مہینے میں کرشن پکش کی ایکادشی کے دن یہہ تیوہار مانتے ہیں۔ کہتے ہیں کہ سمندر پہ پل باندھتے وقت رام نے یہہ برت رکھا تھا +

شیوراتری پھاگن کے مہینے میں کرشن پکش کی چتردشی کی رات کو یہہ برت رکھتے ہیں۔ اِشان سنگھتا کے مطابق اسی دن شو نے اپنے لامحدود لِنگ کو ظاہر کیا تھا۔ جس کا بھید نہ پاکر برہما نے جھوٹ بولا تھا۔ (دیکھو رسالہ تری مورتی بیان شو) اس برت کے ماننے والے تمام دن روزہ رکھتے ہیں اور رات کو جاگتے اور رات ہی کو شو لنگ کی پوجا کرتے ہیں شوجی بیل کے پتوں سے بہت خوش رہتے ہیں۔ سو اور پھول ملے یا نہ ملے۔ چند بیل کے پتے ہی اُن کے لنگ پر چڑھانے کے لئے کافی ہیں۔ شوراتری کے دن کیتکی یعنے کیوڑے کے پھول سے بھی شو لنگ کو آراستہ کرنے کی اجازت ہے۔ اس کی نسبت کہتے ہیں کہ کیتکی نے جب برہما کے سکھانے سے جھوٹی گواہی دی تو وشنو نے اُس پر ناراض ہو کر لعنت کی کہ اب سے تو شو لنگ پر کبھی نہیں چڑھایا جائیگا۔ بیچارہ پھول اس لعنت سے نہایت رنجیدہ ہو کر وشنو کی بڑی منت کرنے لگا سو آخر کار اُس پہ ترس کھا کر وشنو نے اجازت دی کہ محض شوراتری کی پوجا میں کیتکی کا پھول شو لنگ پر چڑھایا جائیگا۔ شوراتری کی فوقیت بڑھانے کے لئے ایک قصہ سنایا جاتا ہے۔ جس کو شوراتری کی کتھا کہتے ہیں۔ یہہ قصہ شو پران میں یوں مرقوم ہے۔ کہ ایک بیادھ یعنے شکاری تھا جو شوراتری کی رات کو جنگل میں گمراہ ہو گیا تھا۔

وہ آخرکار رات کاٹنے کے لئے ایک بیل کے درخت پر چڑھ بیٹھا تھا پر تقدیر
کی مار تھی کہ اُسی درخت کے نیچے ایک شیر آ پہنچا اور رات بھر گرجتا رہا۔ تمام رات
مارے خوف کے اُس بیادہ کو نیند نہ آئی۔ سو مجبوراً اُس کو جاگنا پڑا۔ اور
یوں بغیر ارادہ کے اُس نے شوراتری کی برت کا ایک حصہ جو رات کا جاگنا
تھا۔ سو پورا کیا۔ جنگل میں گمراہ ہونے کے سبب بیچارے بیادہ کو کچھ کھانے
کو نہیں ملا تھا۔ سو شوراتری کا دوسرا حصہ یعنے روزہ کا رکھنا بھی اُس نے
پورا کیا۔ شیر کو ڈرا کر بھگانے کے لئے اُس نے بیل کے پتے توڑ توڑ کر نیچے
پھینکے۔ درخت کے نیچے ایک شولنگ بیقدری میں پڑا ہوا تھا۔ بیل کے
پتے اُس لنگ پر گرے۔ سو شیوراتری برت کا تیسرا حصہ یعنے شو کی پوجا بھی
اُس سے پوری کی گئی۔ اب جب صبح ہوئی تو شیر نے اُس بیادہ کو دیکھ کر
اُس پر حملہ کیا اور اُس کو پھاڑ ڈالا۔ چونکہ وہ بیادہ تھا اور اُس نے بہتیرے
جیو ہتیا کی تھی اُس کو نرک میں لیجانے کے لئے جمدوتوں نے آگھیرا۔ لیکن
اُس نے اُسی دن بغیر جانے شیوراتری کی برت پوری کی تھی سو اُس پُن
کے سبب سے اُس کے تمام پاپ کٹ گئے تھے۔ لہذا سورگ میں لیجانے
کے لئے شِودوتوں نے بھی آکے اُسے گھیر لیا۔ یوں جم دوت اور شِودوتوں
میں بڑی لڑائی ہوئی اور شِودوت فتحیاب ہوئے اور بیادہ کو سورگ ملا +

ہولی

پھاگن کے مہینے کے آخر میں شکلہ پکش کی چتردشی ہولی کے لئے
مقرر ہے۔ لیکن اس سے کم از کم دس دن پیشتر ہی سے لوگ
ہولی کے لئے تیار ہو جاتے ہیں اور ہولی کے بعد بھی کئی دنوں تک ہولی کا

خط اٹھاتے رہتے ہیں۔ بنگال میں ہولی کے ساتھ دول جاترا نام ایک اور تیوہار مانا جاتا ہی۔ پر ظاہری تماشوں میں ہولی اور دول جاترا میں بہت فرق نہیں ہی۔ بزرگ عالم ایچ۔ ایچ۔ ولسن صاحب نے ہولی کے ساتھ چند یونانی رومی اور دیگر مغربی ممالک کے تیوہار اور تماشوں کا مقابلہ کیا ہی۔ جس سے ظاہر ہی کہ قدیم قوموں میں خاص بہار کے موسم میں اس قسم کے تیوہار منائے جاتے تھے جس میں خصوصاً اُن کی طبیعت کا عاشقانہ یا شہوتی خیال بہت جوش مارتا تھا۔ ہمارے ہندوستان میں ہولی کے موقع پر جیسی کارروائیاں ہوتی ہیں ناظرین پر خوب روشن ہیں۔ لڑکے اور نوجوان تو پھاگ پھینکتے اور رنگین پانی کی پچکاریاں مارتے ہیں۔ بلکہ بڈھے بھی کچھ کمی نہیں کرتے ہیں۔ کرشن جی کی لیلا صرف ہولی کی گیتوں ہی سے ظاہر نہیں کیجاتی۔ بلکہ ہندوستان کی اخلاقی حالت پر نظر کرنے سے اس وقت صاف معلوم ہوتا ہی۔ کہ کرشن جی دوبارہ اوتار لیکر بندرابن کی گوپیوں کو زندہ لیلا دکھا رہے ہیں۔ فرق صرف اتنا رہ جاتا ہی کہ بندرابن کا کرشن محض ایک ہی کرشن تھا۔ لیکن اب گھر گھر لالہ جی۔ اور بابو صاحب کرشن بنے بیٹھے ہیں۔ اور گوپیوں کی عوض گھر کی ناری اور پرائے کی ناری میں امتیاز مشکل ہو رہا ہی۔ انگریزی تعلیم کے وسیلے سے مسیحی اخلاق کی تاثیر سے تعلیم یافتہ ہندوؤں میں پہلے دنوں کی نسبت ان دنوں میں کسی قدر تبدیلی تو نظر آتی ہی پر ساتھ ہی ولایتی شراب کی روزانہ کثیر آمدنی سے وہ تبدیلی جیسے ہوئی ویسے نہ ہوئی سمجھنا چاہیئے۔ ہم نے اپنی آنکھوں سے بہت تعلیم یافتہ ہندوؤں کو ہولی کے موقع پر نہایت ابتر حالت میں دیکھا۔ ہولی تو ہولی ہی۔

ان کے لئے اس وقت شراب کی بوتلیں مع اپنے لوازمات کے حاضر ہیں۔ باپ
دادے کرشن کا گُن گاتے تھے۔ تعلیم یافتہ لائق بیٹے اب وسکی برانڈی۔ مرغی۔
مٹن اور . . . کا گُن گاتے ہیں +

خیر ہولی کس کو کہتے ہیں۔ ناظرین میں سے بہتوں کو معلوم نہیں ہے۔ اصل
لفظ تو ہولکا ہے۔ جس کو شام کے وقت پھونکتے ہیں۔ بعض کہتے ہیں کہ ہولکا وہی
پُتنا راکشن تھی جو کرشن کو مارنے کی کوشش میں خود ہی اس سے ماری گئی +

بھوشیو تر پران میں اس کی کہانی یوں ہے کہ ترتیا جُگ میں رگھو نامے ایک
دیندار اور نیک اوصاف راجہ تھا۔ اُس کے راج میں نہ کبھی کال پڑتا تھا۔ نہ کوئی
بیمار ہوتا تھا اور نہ وقت سے پیشتر کوئی مر ہی جاتا تھا۔ راجہ کی طرح پرجا بھی تین بان
تھی دہرم کی راہ سے کوئی گمراہ نہ ہوتا تھا۔ ایسی صلح اور سلامتی کے ایام میں
ایک روز پرجاؤں نے راجہ کے حضور آکر اچانک دہائی دی کہ مہاراج ہماری
رکشا کیجئے۔ ایک راکشن بنام ڈِندھا۔ اس دیس میں آ گئی۔ جو ہمارے گھروں
میں داخل ہو کر ہمارے بچوں پر چڑھ جاتی اور انہیں بہت ستاتی ہے ہم نے بہت
منتر تنتر پڑھے ٹونہ ٹوٹکے کئے اور بڑے بڑے روجھاون کو بلایا۔ پر وہ کسی طرح
نہیں نکلتی۔ سو مہاراج اس کا کوئی اُپار کیجئے۔ راجہ ان باتوں کو سنکر بہت گھبرایا۔
اور آخر کار نارد منی کو بلا کر اُس کی صلاح پوچھی۔ نارد نے کہا کہ آج تمام لوگ خصوصاً
لڑکے شام کے وقت اپنے اپنے گھروں سے نکل آویں۔ اور ایک جگہ پر سوکھی
لکڑیوں کی ایک چِتا بنا کر اُس میں آگ لگا دیں۔ آگ کے چوگرد تین دفعہ چکّر مار کر
جس کے دل میں جو آوے سو بکتا رہے تالیاں بجاوے۔ خوشی منا دے۔ اور ہر طرح

کے گیت دکیسے فحش کیوں نہ ہوں، گاویں اسی طرح وہ راکشن پھنک جائیگی۔ اور سب کو آرام وچین ہوگا۔ نارو کے کہنے کے مطابق ڈوندا راکشن کو آگ میں ہوم کرنے سے اس دن کا نام ہولکا ہوا۔ نارو نے اس لفظ کی وجہ تسمیہ یوں بیان کی کہ ہوم یعنی آگ میں راکشن پھونکی گئی۔ جس سے تینوں لوکوں کو چھٹکارا ملا۔ اب ہوم لفظ کا ہو۔ اور لوکا لفظ کو جوڑنے سے ہولوکا لفظ بنتا ہے۔ اس لفظ ہولوکا سے رفتہ رفتہ ہولکا۔ ہولی۔ ہوری۔ وغیرہ الفاظ نکلے ہیں +

بارونی ہولی کے بارہ دن کے بعد یہہ تیوہار مانا جاتا ہے۔ اس دن میں گنگا میں اشنان کرنا بڑا پن سمجھا جاتا ہے جہاں گنگا نہیں وہاں کسی ندی میں نہا کر لوگ گنگا نہان کا پھل حاصل کرتے ہیں۔ ہردوار میں بہت لوگ اس موقع پر اکٹھے ہوتے ہیں +

رام نومی یہہ تیوہار چیت مہینہ میں شکلہ پکش کی نومی کے دن مانا جاتا ہے۔ کہتے ہیں کہ رام اس دن پیدا ہوا تھا۔ اس موقع پر رام کا مندر بہت سجایا جاتا ہے۔ رامائن پڑھی جاتی اور ناچ رنگ وغیرہ تماشے بھی کئے جاتے ہیں +

چڑک چیت مہینے کے آخری دن یہہ تیوہار مانا جاتا ہے کہتے ہیں کہ شو کے بھگت بان راجا نے اسی دن شو کی پرستش کی تھی۔ اور شو کو خوش کرنے کے لئے اپنے دوستوں کے ساتھ ناچتے ناچتے اور گاتے گاتے اس قدر دیوانہ ہوگیا تھا کہ اپنے تئیں لہولوہان کر ڈالا تھا۔ سو اس بات کی یادگاری کے لئے اہل ہنود چڑک پوجا کے موقع پر طرح طرح سے جسم کو دکھ دیتے اور لہولوہان کرتے ہیں۔ یہہ تیوہار زیادہ تر بنگال میں مانا جاتا ہے۔ چڑک سے بہت دن پیشتر ہی سے

لوگ اس کا تماشا جاری کرتے ہیں۔ اکثر چھوٹی قوم کے لوگ اپنے پہلو بازو وغیرہ اعضا چھید کر اُس میں رسیاں ڈالتے اور باجے کے ساتھ ناچتے ہیں۔ پہلے زمانہ میں لوگ اپنی زبان کو بھی چھیدتے تھے اور بعض اوقات رسی کے عوض اس میں زندہ سانپ کو پروتے تھے اس تیوہار کے آخر میں ایک میلہ ہوتا ہے۔ جس میں ایک بڑی لکڑی بطور چرخی کے کھڑی کرتے ہیں۔ چرخی کے دونوں طرف دو بنسیاں ہوتی ہیں۔ جن کے ذریعہ سے دو آدمی پیٹھ کے بل لٹکے ہوئے ہوتے ہیں۔ اور ایک رسی سے لوگ انہیں گھماتے رہتے ہیں پہلے زمانہ میں لوگ پیٹھ کو چھید کر اُس میں بنسی پرو دیا کرتے تھے۔ لیکن فی زمانہ سرکاری قانون کے مطابق پیٹھ کا چھیدنا قطعی بند ہو گیا۔ سو اب اس کے عوض کپڑے لپیٹ کر اُس میں بنسی پروی جاتی ہے۔ ہم نے اپنی آنکھوں سے یہ تماشا دیکھا جو نہایت وحشانہ ہے۔ اور خطرۂ جان بھی ہے +

ساوتری چترودشی

جیٹھ کے مہینے میں کرشن پکش کی چترودشی کے دن یہ برت مانا جاتا ہے۔ نقل ہے کہ اودنی نگر میں اشواپتی نامے راجہ تھا۔ ساوتری نامے اُس کی ایک نہایت نیک اور حسین دختر تھی۔ ایک روز وہ اپنی سہیلیوں کے ساتھ رشیوں کے آشرم دیکھنے کو گئی اور وہاں ایک خوبصورت نوجوان کو دیکھکر عاشق ہو گئی۔ اور ایک سہیلی کو بھیجکر دریافت کیا کہ وہ جوان کون ہے۔ اور معلوم ہوا کہ وہ اونتی کے راجہ دومتسین کا بیٹا ستیابان ہے۔ راجہ دومتسین اپنے راج سے نکلا ہوا۔ اپنی رانی

اور بیٹے کے ساتھ اس جنگل میں بطور بن باسی کے رہتا ہے۔ بہ سبب ضعیفی کے راجہ اور رانی دونوں اندھے ہو گئے اور ستیا بان ہی ان کو جنگل کے پھل پھلاری سے پالتا ہے۔ ساوتری اپنے محل میں واپس آئی اور اپنی والدہ سے سب کیفیت بیان کی اور بولی کہ اگر شادی کرونگی تو ستیا بان ہی سے کرونگی۔ رانی نے یہ بات جا کر راجہ سے بیان کی۔ راجہ نے اہل دربار کو بلا کر مشورت لی۔ اور آخر کار اس لڑکے کی نسبت زیادہ دریافت کئے جانے کے لئے نارد رشی کو روانہ کیا۔ چند روز کے بعد رشی موصوف واپس آئے اور راجہ سے بیان کیا کہ مہاراج لڑکا تو روپ گُن میں بہت اچھا ہے۔ اور آپ کی بیٹی کے لائق بھی ہے۔ پر میری صلاح یہ ہے کہ آپ اپنی بیٹی اس کو نہ دیں۔ کیونکہ مجھے معلوم ہوا کہ اس کی تقدیر میں لکھا ہے کہ ایک سال بعد آج کے دن مر جائیگا۔ اس پر راجہ نے ساوتری کو بہت سمجھایا پر وہ کب مانتی تھی۔ محبت جب غالب ہوتی ہے تو ہر طرح کے خطرہ کو گوارا کرتی ہے۔ سو ساوتری کب ستیا بان کو بھول سکتی تھی۔ ستیا بان کی شادی کی شرط پر ایک سال بعد کی بیوگی کو بھی ساوتری نے منظور کیا۔ آخر کار راجہ نے لاچار ہو کر ستیا بان ہی سے اپنی بیٹی کی شادی کر دی۔ قصہ کوتہ ساوتری راج محل کو چھوڑ کر اپنے خاوند کے ساتھ بن میں جا کر بن باسی ہوئی اور خوشی سے اپنے خاوند کے ساتھ اس جنگل میں اپنے سسر اور ساس کی سیوا و ٹہل میں مشغول ہوئی۔ یوں ایک سال تمام ہوا اور وہ گھڑی قریب آئی۔ جب نارد رشی کی بات پوری ہونی تھی۔ ستیا بان کو اس بات کی خبر نہیں تھی۔ پر ساوتری ایک دم بھی اس بات کو نہیں بھولی تھی۔ مقرری دن پر ستیا بان چند پھل پھلاری اور لکڑیاں

وغیرہ توڑنے کو جنگل کو چلا۔ ساوتری بھی اُس کے ساتھ ساتھ چلی۔ دونوں نے ملکر جنگل کے میوے اور پھول توڑے جنگلی پھولوں سے ایک دوسرے کو آراستہ کیا۔ اب شام کے وقت چند لکڑیاں توڑنے کو ستیا بان ایک درخت پر چڑھ گیا۔ اور چڑھتے ہی میرا سر میرا سر کرکے چلا اُٹھا۔ ساوتری کے کہنے سے درخت سے اُتر آیا اور درد کے مارے ساوتری کی گود میں سر دھر کر لیٹ گیا اور جان دیدی۔ بچاری ساوتری اس لق ودق بیابان میں رات بھر اپنے خاوند کی لاش لئے ہوئے اکیلی نم دیدہ بیٹھی رہی بھیانک شکل کے جم دوت ستیابان کی آتما کو جم لوک میں لیجانے کو آموجود ہوئے پر ساوتری ایسی پتی برتا تھی کہ جم دوت اُس کے پاس تک بھی نہ آسکے۔ اور جیسے کے تیسے واپس چلے گئے۔ اور جم راجہ کو اطلاع دی۔ آخر کار جم راجہ خود وہاں تشریف لائے اور ساوتری سے بولی کہ اے بیٹے دنیا میں جو پیدا ہوتا ہے وہ ضرور مرتا ہے۔ کوئی ہمیشہ تک زندہ نہیں رہتا۔ سو تو اپنے خاوند کو چھوڑ دے کہ میں اُسے لیجاؤں جم کی اس بات کو سنکر ساوتری اپنے خصم کی لاش کو چھوڑ کر اُٹھ کھڑی ہوئی۔ جم فوراً ستیابان کی روح کو نکال کر لیچلا۔ ساوتری بھی اُس کے پیچھے ہو لی جم نے کہا کہ بیٹی تو میرے پیچھے کیوں آتی ہے۔ وہاں کوئی مخلوق جیتے جی نہیں پہنچ سکتا ہے۔ ساوتری بولی کہ مہاراج استری کا دھرم ہے کہ اپنے پتی کے پیچھے پیچھے چلی جائے۔ وہ کہیں کیوں نہ جائے۔ جم بولا یہ تیرا پتی تو اب مر گیا ہے تو اُس کے پیچھے نہیں آسکتی۔ میں تیری پتی بھگتی سے بہت خوش ہوا تو مجھ سے کوئی بر مانگ اور اپنے گھر واپس جا۔ ساوتری بولی اگر آپ مجھ پر ایسی دیا کرتے ہیں تو آپ یہہ بر دیجئے۔ کہ میرے باپ کے ہاں بیٹا

پیدا ہو۔ جو اُس کے تخت کا وارث ہو۔ جم بولا۔ ہاں ایسا ہی ہوگا۔ یہہ کہکر آگے
بڑھا پر تھوڑی دیر میں پیچھے پھر کر دیکھا کہ ساوتری پیچھے آرہی ہے۔ جم نے اُس کے
پتی کی طرف اُس کا پیار دیکھکر ایک اور بر دینے کا وعدہ کیا۔ جسپر ساوتری نے
یہہ بر مانگا کہ میری ساس اور سسر کو بینائی حاصل ہو اور اُن کا راج اُن کو واپس
ملے۔ جم نے یہہ بر بھی منظور کیا۔ اور اپنی پتال پوری کی طرف قدم بڑھائے پر ساوتری
نے ابھی پیچھا نہیں چھوڑا۔ جم نے اب تیسرا بر دینے کا وعدہ کیا۔ اور بولا اپنے شوہر
کی زندگی کے سوا جو کچھ مانگیگی وہی منظور کرونگا۔ تب ساوتری نے کہا کہ اگر یہی آپکا
منشا ہے تو مجھہ کو ستیابان سے ایک سو بیٹے بخش دیجئے۔ جم بولا ہاں ایسا ہی ہوگا
یہہ کہکر پھر آگے بڑھا تھوڑی دیر بعد پھر دیکھا کہ ساوتری اب تک واپس نہیں گئی
سو اُس سے بولا اے بیٹی تو کیوں میرے پیچھے آرہی ہے۔ کوئی بشر وہاں زندہ نہیں
پہنچ سکتا ہے ساوتری بولی کہ مہاراج میں تو اب واپس جانیکو تیار ہوں۔ پر اگر ستیابان
کو آپ لیجاتے ہیں آپ کے قول کے مطابق ستیابان سے میرے سو بیٹے کیونکر پیدا ہونگے
جم نے اس لڑکی سے ہار مانی اور ستیابان کو زندہ واپس دیا جم کے بر سے ساوتری
کے باپ کے گھر بیٹا پیدا ہوا اور اُس کی ساس و سسر کو بینائی و راج حاصل ہوئے
وہ اپنے خاوند کے ساتھہ راج محل میں راج رانی بنی۔ اور سو بیٹے کی ماں ہو کر خوشی سے
بڑھاپے میں رحلت کر گئی۔ کہتے ہیں کہ ساوتری چتر دشی کے دن جو عورت برت
رکھتی اور یہہ کتھا سنتی ہے اُس کو یہی برکتیں ملتی ہیں جو ساوتری کو ملی تھیں +

جمائی ششٹھی

یہہ بنگالیوں کا خاص تیوہار ہے جیٹھہ مہینے میں شکل پکش
کی ششٹھی کے دن مانا جاتا ہے۔ اس دن داماد داں کی

بڑی تواضع ہوتی ہے +

دشہرا جیٹھ مہینے کی شکلہ پکش کی دشمی کے دن یہہ تیوہار مانا جاتا ہے۔ اس موقع پر لوگ گنگا اشنان کرتے اور گنگا کی پوجا کرتے ہیں کہتے ہیں کہ اس تتھی میں گنگا میں اشنان کرنے سے دس قسم کے پاپ جاتے رہتے ہیں اس لئے اسے یعنے گنگا کو دشہرا یعنے دس قسم کے پاپوں کی ہرنے والی کہتے ہیں +

سنان جاترا جیٹھ مہینہ میں پورنماشی کے دن یہہ تیوہار مانا جاتا ہے۔ اس دن جگناتھ کو نہلاتے ہیں (دیکھو تیرتھوں کے بیان میں جگناتھ کا بیان) +

رتھ جاترا اساڑھ کے مہینے میں شکلہ پکش کی دوتیا تتھی کے دن یہہ تیوہار مانا جاتا ہے اس کا مفصل بیان دیکھو مذکورہ بالا جگناتھ کا بیان +

جھولن ساون کے مہینے میں شکلہ پکش کی ایکادشی سے لیکر پورنماشی تک اس تیوہار کو مانتے ہیں۔ کرشن کو جھولے پر چڑھا کر جھولا دیتے ہیں۔ رام کے مندر میں رام کا جھولن ہوتا ہے۔ اس موقع پر بہت کھانا پینا ناچ گیت وغیرہ شغل بھی ہوتے ہیں +

لنشٹ چندر یا ہری تالِکا بھادوں کے مہینے میں شکلہ پکش کی ترتیا تتھی میں یہہ تیوہار مانا جاتا ہے کہتے ہیں کہ اس دن کرشن نے سیا منتق نام ایک من کو جمبوبان کے ہاں

سے چرالایا تھا۔ اس روز رات کو چاند کا دیکھنا برا سمجھا جاتا ہے۔ اگرچہ چاند تھوڑی ہی دیر رہتا ہے سو زیادہ عرصہ تک اندھیری رہتی ہے۔ اس وقت میں چوری کرنی جائز ہے۔ بنگال میں اکثر نوجوان اس موقع پر پڑوسیوں کے باغ سے میوہ وغیرہ چراتے اور درختوں کو نقصان پہونچاتے ہیں۔ کہتے ہیں اس موقع پر اگر کوئی کسی کو گالی دے تو برکت بن جاتی ہے سو پڑوسیوں کا نقصان کرنا برکت کا باعث ہوتا ہے خوشی کی بات یہ ہے کہ ان دنوں میں پولیس کی سختی اور انگریزی تعلیم کی تاثیر سے یہ بیہودہ تیوہار بہت کم قدر ہو گیا ہے +

جنم اشٹمی بھادوں کے مہینے میں کرشن پکش کی اشٹمی کو یہ تیوہار مانا جاتا ہے اس موقعہ پر دن بھر برت رکھا جاتا ہے۔ اور رات کو کرشن کی پیدایش کے وقت کے بعد کھانا کھاتے ہیں۔ دوسرے دن بڑی خوشی منائی جاتی ہے اور نند گوالا کا سوانگ نکالا جاتا ہے جسے نندوتسب کہتے ہیں۔ یقین ہے کہ ناظریں اس تماشہ سے واقف ہیں +

رادھا اشٹمی جنم اشٹمی کے ایک پکش یعنے پندرہ روز کے بعد رادھا کی پیدایش کی یادگاری کے لئے رادھا اشٹمی مقرر ہے۔ پر ان دنوں میں لوگ اس تیوہار کی بہت پرواہ نہیں کرتے ہیں +

درگا پوجا یا نوراتری شمالی ہندوستان میں اسوج مہینے میں شکلہ پکش کے پہلے دن سے لیکر نومی تک نو دن

نوراتری کا تیوہار مانتے ہیں اور دشمی کے دن جسے دسہرہ کہتے ہیں رام لیلا
کا تماشا دکھاتے ہیں۔ بنگال میں یہہ تیوہار درگا پوجا کے نام سے مشہور ہے۔
ششٹھی کے دن شام کے وقت درگا کی مورتی ایک اونچے آسن پر
رکھتے ہیں۔ اور سپتمی اشٹمی اور نومی تین دن تک بڑی شان وشوکت
سے اُس کی پوجا کرتے ہیں اور دشمی کے دن کسی ندی یا تالاب میں اُسے
ڈوبا دیتے ہیں۔ ششٹی کے دن کو جب درگا نرلوک میں بلائی جاتی ہے۔ بودھن
کہتے ہیں اور دشمی کو جب درگا نرلوک سے رخصت ہوتی ہے بجیا کہتے ہیں
درگا پوجا بنگالیوں کا سب سے بڑا تیوہار ہے۔ اور اس تیوہار کے لئے بنگالی لوگ
جیسی تیاری کرتے ہیں۔ زمانہ حال میں شاید اور کسی مُلک میں کسی اور
تیوہار کے لئے ایسی بڑی تیاری نہیں کی جاتی ہوگی۔ دُرگا پوجا کی آمد سے
ہر بنگالی ہندو کا دل خوشی سے بھر جاتا ہے۔ اور درگا پوجا کے خاتمہ پہ ہر بنگالی
ہندو کا دل درگا کے ساتھ ہی ساتھ گویا غم کے دریا میں ڈوب جاتا ہے
درگا پوجا کے موقع پر بنگالی ہندو اپنے آپس کے قومی تفرقہ بھول جاتے
ہیں۔ اور شاکت شیو اور وشنو تینوں فریق اس پوجا میں شریک ہو جاتے
ہیں۔ اِس پوجا کے تماشے اور کھانے پینے میں وہ غیر قوموں کو بھی دعوت
دیتے ہیں۔ یہاں تک کہ زمانہ حال میں بہت ہندو گھروں میں اس موقع پر
انگریزوں کے لئے بھی میز لگائی جاتی ہے اکثر امیر اور درمیانی درجہ کے لوگوں
کے گھر پر درگا پوجا ہوتی ہے۔ پر غریب بھی دولتمندوں کی خوشی کا حصّہ پاتے
ہیں۔ کیونکہ اُن کے دستور کے مطابق نہ صرف ہم رتبہ کے لوگوں ہی کو دعوت

ملتی ہے۔ بلکہ غریب بھی بلائے سجائے اور کھانے پینے اور تماشوں میں شریک ہوتے ہیں۔ تین دن تک تھیٹر ناچ گیت وغیرہ مختلف تماشوں میں لوگ مشغول رہتے ہیں۔ چڑھاوے کے لیئے دیوی کے سامنے بیشمار بکرے بلدان کیئے جاتے ہیں۔ جن کا گوشت اور مختلف چیزیں مثلاً پوری۔ کچوری۔ دہی۔ کھیر طرح طرح کی مٹھائی اور میوے کھانے کے لیئے مستعمل ہوتے ہیں۔ کہیں کہیں اُن دنوں میں بوتلیں بھی کھولی جاتی ہیں۔ اور یوں درگا دیوی کے ساتھ ہی ساتھ سورا دیوی (یعنے شراب) اور اُس کی سہیلیوں کی بھی خوب پرستش ہوتی ہے۔ درگا کی مورتی نہایت خوبصورت بنائی جاتی اور طرح طرح کے زیورات سے آراستہ کی جاتی ہے۔ جس قدر خاندان دولتمند ہوتا ہے اُسی قدر اُس خاندان کی درگا بھی قد میں لمبی اور شوکت میں شاہانہ ہوتی ہے درگا کے ساتھ اُسی منچ میں کئی اور مورتیں بھی ہوتی ہیں۔ بیچ میں درگا ایک پاؤں ایک شیر پر اور دوسرا پانوں ایک بھینسا پر رکھکر کھڑی ہوتی ہے۔ اس کے دس ہاتھ بنائے جاتے ہیں جن کے ہر ایک میں بھینسا اسُر کو مارنے کے لیئے ہتھیار ہوتا ہے۔ درگا کے دہنی طرف لکشمی اور بائیں طرف سرسوتی ہوتی ہے۔ لکشمی کے دہنے طرف گنیش اور سرسوتی کے بائیں طرف کارتک ہوتے ہیں۔ کہتے ہیں کہ درگا پوجنے سے دشمنوں پر فتح اور بہت دولت و رتبہ حاصل ہوتے ہیں۔ بنگال کے زمیندار اور راجا لوگ بڑی دھوم سے تو درگا پوجا کرتے ہیں۔ اور پھر ادھر اپنی رعیتوں پر ظلم کر کے اپنا خزانہ بھرنے سے باز نہیں آتے ہیں۔ درگا پوجا سے اِن کی دلی تبدیلی مطلق نہیں ہوئی۔ وہ جیسے ظلم کرتے ویسے ہی ظالم رہتے ہیں +

رام لیلا

جس دن بنگالی لوگ درگا کو ڈبا دیتے ہیں ٹھیک اُسی دن ادھر رام لیلا کا تماشا ہوتا ہے۔ اُمید ہے کہ ناظرین نے ایسے تماشے بہت دیکھے ہونگے بنگالیوں کی دُرگا پوجا اور اِدھر کی رام لیلا کا ایک ہی موقع پر ہونے کا سبب یہہ ہے کہ اُن کے خیال کے مطابق راون کو مارنے سے بیشتر رام نے درگا کی پرستش کی تھی سو بنگالی لوگ رام کے نمونے پر پہلے تین دن درگا کو پوجتے ہیں اور ادھر کے لوگ راون کی موت کو ظاہر کرنیکے لئے چوتھے دن رام لیلا کے تماشے میں راون کو پھونکتے ہیں +

لکشمی پوجا

درگا پوجا کے بعد جو پورنماسی آتی ہے اُسی رات کو لکشمی کی پوجا کرتے ہیں۔ یہہ بھی بنگالیوں کا خاص تیوہار ہے +

دیوالی

لکشمی پورنماشی کے بعد جو کرشن پکش شروع ہوتا ہے اُس کی چتردشی کی رات کو بنگالی لوگ شیاما یا کالی کی پوجا کرتے ہیں اور اپنے اپنے مکانوں کو بیشمار چراغوں کی روشنی سے آراستہ کرتے ہیں ادھر کے لوگ کالی کی پوجا تو نہیں کرتے ہیں پر چتردشی اور اماوسیا دونوں دن دیوالی کا تماشا کرتے ہیں ناظرین نے ایسے تماشے بہت دیکھے ہونگے اس موقعے پر جوا کھیلنا روا ہے +

کارتک پوجا

کارتک مہینے کے آخری دن کارتک کی پوجا کی جاتی ہے۔ یہہ بھی بنگالیوں کا تیوہار ہے۔ کہتے ہیں کہ کارتک کی پوجا کرنے سے اولاد بڑھتی ہے +

گوشٹھ اشٹمی

کارتک کے مہینے میں شکل پکش کی اشٹمی تتھی کو یہہ تیوہار

مانا جاتا ہے۔ لفظ گوشٹھ کے معنے چراگاہ کہتے ہیں کہ اسی دن سے کرشن نے نندگوالے کی گایوں کو لیکر برندابن کی چراگاہ میں جانا شروع کیا تھا۔ سو اس بات کی یادگاری کے لیئے وشنو لوگ یہہ تیوہار مانتے ہیں +

جگدھاتری پوجا گوشٹھ اشٹمی کے دوسرے دن یعنے نومی کے روز بنگالی لوگ دیوی کو جگدھاتری یعنے جگت کے دھارنے والی یا سمبھالنے والی نام سے پوجتے ہیں۔ اس تتھی کو درگا نومی اور اکشئے نومی بھی کہتے ہیں +

راس جاترا کارتک کے مہینے میں پورنماسی کے دن کرشن کی راس لیلا کی یادگاری کے لیئے یہہ تیوہار مانا جاتا ہے۔ (راس لیلا کا مفصل بیان دیکھو رسالہ وشنو کے دس اوتار کرشن اوتار کے بیان میں) +

بت پرستی کی حماقت مذکورہ بالا تیوہاروں کے بیان سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ اہل ہنود کی دینی رسومات کی کچھہ کمی نہیں ہے۔ اگر ہم تمام تیوہاروں کا بیان کرتے تو معلوم ہوتا کہ ایسا کوئی دن نہیں ہے جس میں اہل ہنود کا کوئی نہ کوئی تیوہار نہ ہو۔ آجکل انگریزی تعلیم اور دفتر کی نوکری کے سبب کل تیوہار مانے نہیں جاتے ہیں تو بھی جتنے تیوہار مانے جاتے ہیں وہ بھی نہایت تھوڑے نہیں ہیں۔ اب سوال یہہ ہے کہ اس قدر دینی رسومات کی پیروی کرنے سے بھی کیوں نہیں اہل ہنود کی روحانی ترقی ہوتی ہے؟ کیوں دینداری کے ساتھہ ہی ساتھہ جھوٹ۔ فریب اور طرح طرح کی بداخلاقی نظر آتی ہے؟ اس کا ایک ہی جواب ہے۔ کہ اہل ہنود

بت پرست ہیں +

جیساکہ معبود ویسے ہی عابد ہوتے ہیں۔ کل سچائی اور نیکی کا بانی خدا ہی
سو محض خدا ہی کی پرستش سے انسان کو سچائی اور نیک زندگی حاصل ہوسکتی
ہے۔ اس سچے خدا کو چھوڑ بتوں کی پرستش کرنے سے قدیم بت پرست
اقوام برباد ہوگئیں اور موجودہ بت پرست قومیں اگر اس سچے خدا کی
طرف رجوع نہ لائینگی تو وہ بھی ہلاک ہوجائینگی۔ لہذا اہل ہنود جب تک
اُس خدا کی طرف راغب نہ ہونگے تب تک اُن کی یہی حالت رہیگی
بلکہ اندیشہ ہے کہ آگے کو وہ اس سے بھی زیادہ ابتری میں مبتلا ہونگے +

بت پرستی ایک سخت جہالت ہے۔ نہیں تو جس پتھر پہ کتّے قضائے حاجت
کرتے اُسی پتھر کے آگے کیوں لوگ متھا ٹیکتے ہیں؟ پتھر کو نہلاتے
دھلاتے۔ بھوگ چڑھاتے اور پھر سُلا دیتے ہیں۔ اور کہتے ہیں
کہ یوں دیوتا کی سیوا ٹہل کی جاتی ہے بعض اوقات اُن کے دیوتے
نہ صرف بھوکے پیاسے ہوتے ہیں بلکہ انسان کی طرح اور باتوں کے
بھی حاجتمند ہوتے ہیں۔ چنانچہ جاڑے سے بچانے کے لئے اُن کو شال
اُڑھاتے ہیں۔ گرمی کے وقت اُن کو ہوا کرتے ہیں۔ مچھڑوں سے
بچانے کے لئے اُن کے گرد مسہری ٹانگتے ہیں۔ کیا یہہ جہالت نہیں ہے؟
بابو نگیندر ناتھ چٹرجی نام ایک براہمو دھرم پرچارک بیان کرتے ہیں
کہ اُن کے گاؤں میں کسی گرہستھ کے گھر میں ایک ٹھاکر تھا۔ جو نہ صرف
کھاتا پیتا ہی تھا بلکہ ہر صبح دِیشا فراغت کو بھی جاتا تھا۔ اور یوں اُس

ٹھاکر سے جو کچھ نکلتا تھا اُسے ہکاّ پرشاد کہتے تھے اور لوگ بڑی رغبت سے
اُس ہکاّ پرشاد کو چکھتے تھے۔ ایک روز کا ذکر ہی کہ اُس گھروالے کے ہاں اُس کا
داماد آگیا داماد ایک انگریزی تعلیم یافتہ نوجوان تھا جو دیوتاؤں پر بہت
اعتقاد نہیں رکھتا تھا۔ داماد نے دو چار دن اس ہکاّ پرشاد کا تماشا دیکھا
اور آخرکار اُس کے بھید کو دریافت کرنے کا ارادہ کیا۔ سو ایک روز رات
کے وقت چپکے سے جس گھر میں دیوتا رہتا تھا اُس گھر میں داخل ہو کر دیوتا
کو جو اُس کے آسن سے اُٹھایا تو کیا دیکھتا ہی کہ بہت سی مٹھائی وغیرہ
دہی میں ملا کر کے نیچے رکھ دی گئی جو صبح کو ہکاّ پرشاد کے نام سے مشہور
ہوگی۔ اب داماد نے لوگوں کو نصیحت دینے کی غرض سے تمام ہکاّ پرشاد
آپ کھا گیا اور اُس کے عوض میں آسن پر حقیقی ہکاّ پرشاد کر کے دیوتا کو اُس پر
بٹھا کے نکل آیا صبح کو جب ہکاّ پرشاد کھانے کے لئے لوگ اکٹھے ہوئے
تو دیکھا کہ اُس دن ٹھاکر نے تو اصل ہکاّ پرشاد کر رکھا ہی۔ سو کم اعتقاد تو
اُس کی بدبو کے مارے بھاگ گئے پر جو اپنے کو بہت دیندار تصور
کرتے تھے اُنھوں نے سمجھا کہ یہہ دیوتا کی لیلا ہی۔ سو تھوڑا تھوڑا
اُس داماد کا کیا ہوا ہکاّ پرشاد لے زبان پر چھوا کر رخصت ہوئے۔
کیا یہ جہالت نہیں ہی؟

مشن پریس الہ آباد۔ اے کیلب منیجر

فہرست کتب سی ایل ایس - لودھیانہ

۱- تعلیم کا مقصد

۱- انجیل کی کہانیاں - مبتدی بچوں کیلئے پہلے سال کا نصاب - ۶ر

۲- انجیل کی کہانیاں - مبتدی بچوں کیلئے دوسرے سال کا نصاب ۸ر

۳- پرانے عہدنامہ کی کہانیاں طلبار کیلئے - ۳ر

۴- " " " مدرسین کیلئے - ۴ر

۵- بیبل کی کہانیاں بچوں کیلئے مع تصویر - ۶ر

۶- اُردو کی پہلی کتاب - ۱ر

۷- " دوسری کتاب ... ۲ر

۸- جغرافیہ بائیبل ... ۶ر

۹- تعلیم مسیح - ... ۴ر ۸ر ۱۲ر

۱۰- ہدایت تیمارداری - ... عصر

۱۱- جسمانی صحت ۴ر

۱۲- پنجابی قاعدہ - ... ۳ پائی

۱۳- " کی پہلی کتاب ... ۲ر

۱۴- " کی دوسری کتاب ۳ر

۱۵- خانگی فرائض رومن اُردو ۸ر

" " فارسی اُردو ۴ر

۱۶- ویدوں کی شائستگی رومن اُردو ۸ر

۱۷- ذات وچار " ۲ر

۱۸- ویدک تصنیفات ۱۰ر

۱۹- وشنو کے دس اوتار رومن اُردو ۲ر

۲۰- رشیوں کا آبائی وطن ۲ر

۲۱- سیپروائے - اُردو - رومن - ۵ر

۲- سلسلہ اصلاح

۲۲- شادی ... ۱ر

۲۳- اصلاح اخلاق ... ۲ر

۲۴- " تمدن - ... ۳ر

۲۵- " زراعت ... ۱ر

۲۶- " صنعت و دستکاری ۲ر

۲۷- " حفظان صحت ۶ پائی

۲۸- ہند میں قومیت - ... ۱ر

۲۹- بچوں کی پرورش - .. ۶ پائی